ضلع مہمند خیبر پختونخوا پاکستان کے عرف ورواج میں جرگے کا کردار اوراس کی شرعی حیثیت، ایک تحقیقی وتعارفی جائزہ

The Role of Jirga and its Shariah status in the Customs of Mohmand District Khyber Pakhtunkhwa Pakistan A Research and Introductory Review

Ali Sher
Research Scholar PhD in Islamic Studies
Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar
Email: alisheratokhel@gmail.com
Dr Gulzada
Assistant Professor Islamic Studies
Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar
Email: gulzada100@gmail.com

ABSTRACT
It is a natural thing for human beings to interact one another on the basis of social and economic needs, and it is a requirement of human nature to get confused about something from mutual transactions and interactions. Sometimes, in the case of confusion over something, the matter reaches the point of war and conflict, due to which bloodshed and killings start in the society.

For this reason, Shariat Muthara has arranged for justice, peace and reconciliation, etc. But sometimes it is difficult for common people to access the court. And sometimes court decisions risk wasting time and money. Similarly, there is fear of recommendation and bribery in court advocacy.

Due to these reasons, the contenders put their regional traditions and values in front and get their decision from a knowledgeable and wise man. One of its advantages is that it is an easy-to-implement method. And the second advantage is that the parties in the Jirga system can express their position in a very clear manner without any hesitation as compared to the government courts.

In the same way, reconciliation and Jirga system is more appropriate than Qadha as it is based on "Kuch Lo Kuch Do" as a result of which the parties themselves find a middle way by their own consent. And avoid huge financial losses and heartaches.

Keywords: Jirga, Shariah, Customs, Mohmand, Khyber Pakhtunkhwa Pakistan, Introductory

تمہید:

معاشرتی اور معاشی ضروریات کی بنیاد پر انسانوں کا آپس میں تعلق اور میل جول ایک فطری امر ہے۔ اور آپس کے لین دین اور میل جول سے کسی بات پر الجھ جانا بھی انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ بعض اوقات کسی بات پر الجھنے کی صورت میں معاملہ جنگ وجدال اور لڑائی وفساد تک پہنچ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں خون خرابہ اور قتل وغارت شروع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے شریعت مطہرہ نے لڑائی وفساد کو ختم کرنے کے لئے فریقین کو ان کے جائز حقوق دلانے کے لئے قضا اور صلح ومصالحت وغیرہ کا انتظام کیا ہے۔ لیکن کبھی تو عدالت تک عام لوگوں کی رسائی مشکل ہوتی ہے۔ اور کبھی عدالتی فیصلوں میں وقت اور پیسوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح عدالت ووکالت میں سفارش اور رشوت کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر فریقین علاقائی روایات اور اقدار کو سامنے رکھ کر کسی زیرک اور دانشمند آدمی سے اپنا فیصلہ کرواتے ہیں۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ آسانی سے نافذ العمل طریقہ ہے۔ دوسری خوبی اس کی یہ ہے کہ سرکاری عدالتوں کے مقابلے میں جرگہ سسٹم میں فریقین اپنا موقف بالکل واضح انداز میں بلا جھجک بیان کر سکتے ہیں۔

اسی طرح قضا کے مقابلے میں صلح ومصالحت اور جرگہ سسٹم اس اعتبار سے بھی زیادہ مناسب وموزوں ہوتا ہے کہ اس میں "کچھ لو کچھ دو" پر عمل کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں فریقین خود ہی اپنی رضامندی سے ایک متوسط راہ نکال لیتے ہیں اور بڑے مالی خسارے اور قلبی رنجشوں سے بچ جاتے ہیں۔ اس عظیم فائدے اور خیر کو اللہ جل شانہ نے "وَالصُّلۡحُ خَیۡر"[1] کے الفاظ سے ارشاد فرمایا ہے۔

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں:

"ردُّوا الخصوم حتى يصطلحوا، فان فصل القضاء يحدّث بين القوم الضغائن[2]"

ترجمہ: قاضی کے فیصلے سے پہلے فریقین کو صلح ومصالحت پر راضی کر لو، اس لئے کہ قاضی کا فیصلہ ان کے دلوں میں بغض وکینہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

اس لئے صلح ومصالحت فریقین کے حق میں بہتر ہے اور قضا کے بجائے فیصلہ اور صلح کرنے کے لئے چند افراد کے ایک مجموعے کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کے درمیان صلح کرے۔ صلح کرنے والے اس گروہ کو پشتون معاشرے میں "جرگہ" کہا جاتا ہے۔

لفظ جرگہ کی لغوی تحقیق:۔

جرگہ کے لفظ میں اہل لغت کا اختلاف ہے کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے تاہم ان میں چند اقوال کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(1) مولوی نور حسنؒ فرماتے ہیں کہ لفظ جرگہ ترکی زبان کا لفظ ہے اور اس کا معنیٰ گروہ اور فرقہ ہے۔[3]

(2) فارسی لغت "آنند راج" کے مطابق یہ فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی انسانوں یا جانوروں کے دائرے اور صف بندی میں جمع ہونے کے ہیں[4]۔

(3) پشتو ڈکشنری "پشتو اردو لغت" میں یہ پشتو کا لفظ بتلایا گیا ہے جس کے معنی مجلس، مشاورت، محفل یا کسی معاملے کو حل کرنے کے لئے بوڑھوں (سفید ریش) کے اکٹھا کرنے کے، بیان کیے ہیں۔[5]

حاصلِ کلام یہ ہوا کہ لفظ "جرگہ" خواہ (ترکی، فارسی، پشتو میں سے) جس زبان کا بھی لفظ ہو لیکن اس کا معنیٰ فرقہ، محفل، مجلسِ مشاورت اور کسی مسئلے کے حل کرنے کے لئے سفید ریش (بوڑھوں) کے اکٹھے ہونے کے' لیے جاتے ہیں۔

لفظ "جرگہ" کا اصطلاحی معنیٰ:-

با اثر لوگوں کا فریقین کے معاملات اور جھگڑوں کو باہمی گفت وشنید کے ذریعے کسی قانون کا سہارا لئے بغیر حل کرنے کا نام "جرگہ" ہے۔[6]

''پشتون رابطہ''میں جرگہ کی جو تعریف کی گئی ہے وہ بھی مفہوم میں ماقبل تعریف جیسی ہے۔ لکھتے ہیں:

"جرگہ پشتو زبان کا لفظ ہے، جب قبائل کے سردار کسی معاملے پر جمع ہو کر فیصلہ کرتے ہیں، اس کو جرگہ کہتے ہیں، اس میں فیصلہ متفقہ طور پر کیا جاتا ہے"[7]۔

شاہ سوار ممہ خیل[8] مروت "جرگہ" کے متعلق رقمطراز ہے:

"جرگہ ایسے اکابرین اور جاننے والوں کے گروہ کو کہتے ہیں جو فیصلہ کرنے کا علم اور قوت رکھتے ہوں اور اُن کو فریقین کی جانب سے بااختیار بنا دیا گیا ہو، گویا یہ حضرات قوموں کے فیصلے کرتے ہیں اور کسی معاملے کو حل کرنے کے لئے مخصوص وقت میں اکھٹے ہوتے ہیں"[9]۔

صلح کے لغوی معنی:-

جرگہ کے قریب دوسرا لفظ صلح ہے۔ صلح کے لغوی معنی برابری، اچھائی صحت اور درستگی کے ہیں۔ اور یہ فساد اور خصومت ونزاع کے مقابلے میں بولا جاتا ہے، البتہ جنگ وجدال، لڑائی جھگڑا اور نفرت ودشمنی کو رفع کرنے کے معنیٰ میں زیادہ مستعمل ومعروف ہے۔[10]

صلح کے اصطلاحی معنی:-

"معاقدة ترتفع بها النزاع ويقطع بها الخصومة بين الخصوم، ويتوصل بها الى الموافقة بين المختلفين"[11]

یعنی ایسا معاہدہ جس کے ذریعے خصمین کے مابین لڑائی جھگڑا اور اختلاف ختم ہو جاتا ہے اور اُن کے درمیان ہم آہنگی اور موافقت پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح شرح المجلہ میں لکھا ہے کہ "عقد يرفع النزاع بالتراضی"(12) صلح ایک ایسا عقد ہے جس میں فریقین کے درمیان واقع ہونے والا جھگڑا ان کے رضامندی سے ختم کیا جاتا ہے۔

ان تعریفات کی روشنی میں یہ بات سامنے آگئی کہ جرگہ اور صلح میں ترادف کی نسبت ہے۔ اس لئے کہ جرگے ہی کے ذریعے فریقین کے درمیان صلح ومصالحت کی جاتی ہے اور ان کی رضامندی سے ان کے درمیان واقع ہونے والا جھگڑا ختم کیا جاتا ہے۔

جرگہ اور صلح میں نسبت:-

جرگہ اور صلح میں ترادف کی نسبت ہے۔ قرآن پاک میں اگرچہ لفظ جرگہ استعمال نہیں ہوا۔ تاہم لفظ صلح سے جرگے کا مفہوم ادا کیا گیا ہے۔ بعض لوگ صلح اور جرگہ میں فرق بیان کرتے ہیں کہ جرگے میں قوم کے مشران مل کر خصمین کے پاس جاتے ہیں اور ان کے مسئلے کے حل کرنے کے کوشش کرتے ہیں اور صلح میں فریقین ایک دوسرے کو کچھ حقوق معاف کرتے ہیں۔ گویا کہ صلح میں کسی ثالث کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر یہ بات درست نہیں ہے۔ بلکہ صلح بھی جرگے کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے، اور اس میں چند بااثر لوگ شامل ہو کر لوگوں کے مسائل حل کر لیتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

" اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ "(13)

"حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں، اس لئے اپنے دو بھائیوں کے درمیان تعلقات اچھے بناؤ"۔

اس آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ نے خصمین کے علاوہ دوسرے لوگوں کو خطاب فرمایا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کرو۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ اَصْلِحُوْا باب افعال سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ اور باب افعال کی ایک خاصیت تعدیہ ہے۔ جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ اے مومنو! تم ثالث بن کر خصمین کے درمیان صلح کر لو اور ان کے مسئلے حل کرو۔ یہی کام بعینہ جرگہ ادا کرتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جرگہ اور صلح میں نسبت ترادف کی ہے۔ اس لئے کہ جرگہ بااثر لوگوں کا ایک گروہ ہوتا ہے جو لوگوں کے مسئلے حل کر لیتے ہیں۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ صلح جرگے کا ایک کردار ہے۔

جرگے اور صلح سے متعلق چند اصطلاحات:-

- حَکم: جرگے میں فیصلہ کرنے والا شخص، جس کو ثالث یا محکّم بھی کہتے ہیں۔
- تحکیم: فریقین کا اپنی رضامندی سے کسی کو فیصلے کے لئے مقرر کرنا۔
- محکوم بہ: وہ چیز جس پر فیصلہ کیا جائے۔
- محکَّم: خصمین (فریقین) یعنی جن دو فریقوں میں جھگڑا ہو[14]۔
- المصالح: وہ شخص جو صلح کرنے والا ہو۔
- مصالح علیہ: وہ چیز جس کے بدلے صلح کی جائے۔
- مصالح عنہ: وہ چیز جس کے سبب سے صلح کی جائے۔ یعنی جس چیز کے متعلق دعویٰ تھا[15]۔

جرگہ کی مشروعیت:-

جیسا کہ ماقبل سے معلوم ہوا کہ جرگہ اور صلح میں ترادف کی نسبت ہے۔ لیکن جرگہ میں، صلح کی نسبت وسعت ہے اس طور پر کہ جرگہ ممبران لوگوں کے درمیان صلح بھی کرتے ہیں اور دوسرے امور بھی انجام دیتے ہیں۔ اس لئے صلح، جرگہ کا ایک ضمنی رکن ہے۔

1- قرآن کریم:

جرگہ کی مشروعیت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ "[16]

"اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر اُن میں سے ایک گروہ دُوسرے کے ساتھ زیادتی کرے تو اُس گروہ سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ چنانچہ اگر وہ لوٹ آئے، تو اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور (ہر معاملے میں) انصاف سے کام لیا کرو، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی کسی بھی تنازعہ میں جرگہ کی صورت میں صلح ومصالحت جائز ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلح جس چیز کے متعلق بھی ہو' جائز ہے۔ اگر چہ آیت میں صرف میاں بیوی کے درمیان صلح کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن یہ مصالحت صرف زوجین کے معاملات تک محدود نہیں، بلکہ ہر قسم کے معاملات میں ٹھیک ہے۔

چنانچہ علامہ جصاصؒ[17] فرماتے ہیں کہ تمام اشیاء میں صلح کرنے کی اجازت ہے اور صلح بہت بہتر ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ منہ موڑنے اور نافرمانی کرنے کے مقابلے میں صلح کرنا بہتر ہے۔ بعض حضرات نے زوجین کے باہم علیحدہ ہونے کے بجائے ان کا باہم صلح کرنا بہتر لکھا ہے اور یہ جائز ہے کہ تمام اشیاء میں صلح کے جواز کے لئے اس آیت سے استدلال کیا جائے۔

اس آیت کی وضاحت سے صاف طور پر جرگے کی مشروعیت سامنے آتی ہے۔ جس سے بڑے بڑے فسادات ختم ہو کر بھائی چارہ قائم کیا جاتا ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[18]

"ہاں اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ کوئی وصیت کرنے والا بے جا طرف داری یا گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے، اور وہ متعلقہ آدمیوں کے درمیان صلح کرا دے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے"۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن العربیؒ[19] رقمطراز ہے: "اگر وصیت کرنے والے کی وصیت میں کسی ایک طرف میلان، حق سے عدولی اور گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ظاہر ہو جائے اور وہ اچھے طریقے سے وصیت نہ کرے تو (مسلمانوں کو حکم ہے کہ) ان کے مابین صلح کرے۔ چنانچہ جب صلح ہو جائے تو صلح کرانے والے کا گناہ ختم ہو جائے گا"[20]۔

اس آیت میں بھی جرگہ کی مشروعیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! جرگہ کی صورت میں اپنا کردار ادا کرتے رہو۔

2- احادیث مبارکہ:-

اگر نبی کریم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو اس سے بھی لوگوں کے درمیان صلح ومصالحت کے نظائر ملتے ہیں۔ جیسا کہ امام بخاریؒ[21] نے ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے، لکھتے ہیں:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضى الله عنه: اَنّ اَهْلَ الْقُباءِ اقْتَتَلُوا حَتّى ترامَوْا بالحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رسولُ اللهﷺ بِذٰلِکَ، فَقَال اذْهَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ" (22)

ترجمہ:"حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قباء آپس میں لڑ پڑے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو پتھروں سے مارنے لگے۔اس کی خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو کہ ان کے درمیان صلح کرلیں"۔

اسی طرح جرگہ اور صلح و مصالحت کی مشروعیت اور جواز کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلاَلاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ حَلاَلاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً" (23)

ترجمہ:"مسلمانوں کے مابین صلح و مصالحت جائز ہے، مگر وہ صلح جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کردے(وہ جائز نہیں)اور مسلمان اپنی شروط پر قائم رہیں گے مگر وہ شرط جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کردے۔(تو ایسی شرطوں کی پابندی جائز نہیں)"۔

ان احادیث مبارکہ سے صلح کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ صلح کرنے کے لئے ایک ثالث کی ضرورت ہوتی ہے۔جیسا کہ ماقبل حدیث میں حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو کہ قباء والوں کے درمیان صلح کریں۔اور یہی ثالث کا کردار "جرگہ "ادا کرتا ہے۔

لہذا ان احادیث مبارکہ سے بھی "جرگہ "کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔کہ جائز کاموں میں جرگہ کا ہونا نفع بخش ہے۔تاہم جن کاموں میں جرگہ کے ذریعے حلت و حرمت کے احکام میں تبدیلی ہوتی ہے تو وہ ٹھیک نہیں۔

جرگے(صلح و مصالحت)کے فضائل:-

مسلمانوں کے مابین نفرت اور لڑائی جھگڑا ختم کرکے ان کے درمیان باہمی الفت اور محبت پیدا کرنے کے متعلق قرآن و حدیث میں کئی فضائل بیان ہوئے ہیں۔جیسا کہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

" لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا "(24)

"لوگوں کی بہت سی خفیہ سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی، الا یہ کہ کوئی شخص صدقے کا یا کسی نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے۔اور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کرے گا، ہم اس کو زبردست ثواب عطا کریں گے"۔

قرآن پاک میں جرگے کے فضائل بیان ہونے کے ساتھ احادیث میں بھی اس کے فضائل وارد ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ۔[25]

"جو شخص دو آدمیوں کے مابین صلح کرے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ہر ایک بات کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا:

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى صَدَقَةٍ يَرْضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُه مُوضِعَها، قَالَ: بَلٰى، قَالَ: تُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ اِذَا تَفَاسَدُوْا وَتُقَارِبُ بَيْنَهُمْ اِذَا تَبَاعَدُوْا۔"[26]

ترجمہ: "کیا میں تمہیں ایسا صدقہ نہ بتلاؤں جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہو، فرمایا کیوں نہیں؟ فرمایا لوگوں کے مابین صلح کرو جب اُن میں فساد پیدا ہو جائے اور ان کو قریب کرو جب وہ ایک دوسرے سے دور ہونے لگیں"۔

علامہ ابن عربی مالکیؒ نے احکام القرآن میں بیان فرمایا ہے کہ اِنَّ اِصْلَاحَ الْفَسَادِ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ، فَاِذَا قَامَ بِه اَحَدُهُمْ سَقَطَ عَنِ الْبَاقِيْنَ، وَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا اَثِمَ الْكُلُّ،[27] یعنی لڑائی جھگڑے کی اصلاح کرنا فرض کفایہ ہے، پس جب (مسلمانوں میں سے) کوئی اس فریضے کو سرانجام دیں گے تو باقی مسلمانوں کا ذمہ فارغ ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی بھی اس فرض کو سرانجام نہیں دیتا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ اور ظاہر بات ہے کہ مسلمانوں کے مابین صلح کرنا چند مسلمانوں کی سعی ہے، کہ مشران (یعنی بزرگوں) کا ایک گروہ مل کر لوگوں میں صلح ومصالحت کی کوشش کرے جو کہ بعینہ "جرگہ" کہلاتا ہے۔

ضلع مہمند کے عرف ورواج میں جرگے کا کردار:-

ضلع مہمند[28] چونکہ ایک طویل وعریض علاقہ ہے۔ جس کی آبادی تقریباً پانچ لاکھ (500000) ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کے میل جول اور معاشی ومعاشرتی زندگی میں انسانوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ ضلع مہمند میں اس اختلاف کی وجہ یا تو زمین ہوتی ہے کہ ایک گھرانے کے لوگوں کے درمیان زمین کی حدود میں اختلاف کر کے جھگڑا پیدا ہوتا ہے۔ یا مالی لین دین، جس کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس اختلاف کی وجہ سے لوگوں کے درمیان دشمنی وعداوت کھڑی ہو جاتی ہے جو کئی کئی سالوں

تک جاری رہتی ہے۔ تو ان عداوتوں اور دشمنیوں کو ختم کرنے میں جرگے کا ایک اہم کردار ہے۔ جس کے نتیجے میں فریقین کے درمیان صلح ومصالحت کے ذریعے ان کی دیرینہ دشمنی وعداوت دوستی میں بدل جاتی ہے۔

ضلع مہمند میں جرگے کا طریقہ کار:-

ضلع مہمند میں جب کسی بات پر نزاع پیدا ہوتا ہے تو علاقہ کے چند سفید ریش حضرات (جن کو پشتون معاشرہ میں ملکان کہتے ہیں) مل کر فریقین کے ہاں جاتے ہیں اور پشتون رسم کے مطابق ان کو حجرے میں بٹا کر وعظ ونصیحت کی جاتی ہے کہ یہ لڑائی جھگڑا آگے جاکر دشمنی میں بدل سکتا ہے۔ لہذا ہمیں اس نزاع کو ختم کرنے کا اختیار دیا جائے (جس کو ضلع مہمند کے عرف میں "واک" کہا جاتا ہے) تاکہ ہم اس نزاع کو ختم کر سکیں۔ جب فریقین بات مان لیتے ہیں تو ملکان ان کے درمیان ایک کاغذ پر چند شرائط لکھ کر فریقین سے اس کاغذ پر دستخط کرا لیتے ہیں کہ جرگہ ممبران جو بھی فیصلہ کرے وہ فریقین کو منظور ہوگا۔ اور فیصلہ نہ ماننے والا فریق اتنے روپے (مثلاً دس لاکھ) کا جرمانہ ادا کرے گا۔ پھر فیصلہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

1- یہی ملکان آپس میں بیٹھ کر تفصیلی معلومات اور غور فکر کے بعد ایک فیصلہ عرفیہ کاغذ پر لکھتے ہیں اور اس پر دستخط کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کاغذ کی فوٹو کاپیاں بنا کر فریقین کو دی جاتی ہیں۔ ہر فریق اس کاغذ کو بطور ثبوت اپنے پاس رکھ لیتا ہے اور ملکان حضرات کے پاس بھی ایک کاغذ بطور ثبوت پڑا رہتا ہے۔

2- ملکان حضرات فریقین سے فیصلہ شرعیہ پر "واک" لیتے ہیں اور پھر ان کے لئے ایک تاریخ مقرر کی جاتی ہے جس پر علاقے کے ایک جید عالم دین کو بلا کر بطور قاضی مقرر کرتے ہیں اور فریقین کو اس کے سامنے بٹھاتے ہیں۔ قاضی صاحب ان کے بیانات سن کر شریعت کے مطابق حکم صادر فرماتا ہے۔ جس کے ذریعے فریقین کی نزاع ختم ہو جاتا ہے۔

ضلع مہمند میں عام طور پر تین قسم کے مقدمات میں جرگہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

دیوانی مقدمات میں جرگے کا کردار:-

دیوانی مقدمات سے مراد ایسے مقدمات ہیں جن کا تعلق جائیداد کی تقسیم، قبضہ زمین، شفعہ، انتقال، زمینی حقوق جیسے پانی، راستہ، نکاسی آب، حدود پر کھڑے درخت، لین دین، قرض کے معاملات اور تجارت وغیرہ سے ہو۔ اسی طرح وراثت کے مسائل بھی دیوانی مقدمات کے تحت ذکر کئے جاتے ہیں۔

ضلع مہمند میں چونکہ برادرانہ نظام ہے۔ عام طور پر زمین کی تقسیم بھی بروقت نہیں کی جاتی۔ تو جب زمانہ گزرنے کے بعد اس کی تقسیم ہوتی ہے، تو بعض لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں اور تقسیم پر رضامند نہیں ہوتے۔ یا بعض اوقات ایک فریق دوسرے فریق پر دعویٰ کرتا ہے کہ انہوں نے ہماری زمین پر قبضہ کیا ہے تو ایسی صورت میں جرگہ اراکین ان کے درمیان صلح ومصالحت میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور شریعت نے بھی ثالثین کو انصاف کے ساتھ تنازعات ختم کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات راستوں اور حدود پر کھڑے درختوں میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اپنے حق کو ثابت کرنے کے لئے ہر فریق لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات معاملہ سنگین ہو کر مارپٹائی اور زخموں تک چلا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے کئی اسباب کی وجہ سے فریقین میں لڑائی تک نوبت پہنچ جاتی ہے جو ایک دوسرے کے ہتک عزت اور مارنے پر اتر آتے ہیں۔

ایسی صورت میں ضلع مہمند کے چند صاحب بصیرت اور تجربہ کار لوگ فریقین کے پاس جاتے ہیں اور ان کے مشکل ترین مقدمات کو آسانی سے حل کر لیتے ہیں۔ اس طرح ان کی دشمنیاں دوستیوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں[29]۔

شرعی حکم:-

شریعت مطہرہ نے بھی دیوانی مقدمات میں جرگہ کے ذریعے فیصلے کرنے کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

وَتَخْصِيْصُ الْحُدُوْدِ وَالْقِصَاصِ يَدُلُّ على جَوَازِ التَّحْكِيْمِ فى سَائِرِ الْمُجْتَهِدَات[30]

ترجمہ: حدود اور قصاص کی تخصیص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدود وقصاص میں تو جرگہ فیصلہ نہیں کر سکتے، البتہ اس کے علاوہ جتنے بھی دیوانی مقدمات ومعاملات ہیں اس میں جرگہ کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

عائلی مقدمات میں جرگے کا کردار:

عائلی مقدمات سے مراد ایسے مقدمات ہیں جن کا تعلق نکاح، طلاق، حضانت، خلع، رضاعت اور نان نفقہ وغیرہ سے ہو۔

پشتون معاشرے میں جس طرح زر وزمین پر لڑائی جھگڑا ہوتا ہے، اسی طرح عورت بھی ان اسباب میں سے ایک سبب ہے جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑا اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو ختم کرنے کے لئے جرگہ ممبران ان کے درمیان ہونے والے جھگڑے اور اختلافات کو ختم کرتے ہیں۔ اور شرعی طور پر بھی جرگے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان ہونے والے اختلافات کو ختم کرے۔

شرعی نقطہ نظر:۔

شریعت نے بھی عائلی تنازعات حل کرنے کے لئے جرگے کی تجویز پیش کی ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا (31)

"اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو (ان کے درمیان فیصلہ کرانے کے لئے) ایک منصف مرد کے خاندان میں سے ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرمادے گا۔ بیشک اللہ کو ہر بات کا علم اور ہر بات کی خبر ہے"۔

اس آیت میں اگرچہ میاں بیوی کے درمیان پیدا ہونے والے نزاع کو دور کرنے کے لئے ان کے درمیان صلح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت میاں بیوی تک محدود نہیں۔ بلکہ ہر معاملہ میں مسلمانوں کے درمیان صلح کرنے کا حکم بھی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ عدالت کے فیصلے ان کے دلوں میں عداوت وکدورت کے جراثیم پیدا کرتے ہیں، جوان کے غم ورنجش کا سبب بنتا ہے۔(32)

لہذا معلوم ہوا کہ عائلی زندگی میں واقع ہونے والے تنازعات واختلافات کو جرگہ کی صورت میں ختم کرنا صرف جائز نہیں، بلکہ مستحسن ہے۔ البتہ جرگے (تحکیم) کے ذریعے کئے گئے فیصلے کے لئے شرط یہ ہوگی کہ وہ شرعی قوانین کے موافق ہو، اگر مخالف ہو تو نافذ العمل نہ ہوگا(33)۔

عائلی مقدمات میں چند غیر شرعی فیصلے:

ضلع مہمند میں جرگہ کے ذریعے ہونے والے بعض فیصلے ایسے ہیں جو شریعت کے قانون میں جائز نہیں۔ ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- **سورہ کا فیصلہ:۔** سورہ کا مطلب یہ ہے کہ جرگہ سسٹم کے ذریعے قتل، بدکاری یا دوسرے سنگین جرائم کے بدلے متاثرہ فریق کو ایک بچی دی جاتی ہے جو اپنے مجرم باپ، بھائی یا چچا وغیرہ کے گناہوں کے بدلے قربانی دیتی ہے۔
- **غگ کا فیصلہ:۔** غگ کا مطلب یہ ہے کہ کسی لڑکی کے بارے میں حق نکاح کا دعویٰ کرنا، کہ یہ لڑکی میری ہے۔ لہذا اس کا نکاح کسی دوسرے سے نہیں ہوگا۔ تو اس صورت میں جرگہ اراکین جو فیصلے کرتے ہیں وہ شریعت کے خلاف ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ لڑکی کو شریعت نے اختیار دیا ہے کہ وہ کس سے نکاح کرلیتی ہے۔

➢ **خلع وطلاق کا فیصلہ کرنا:**-اراکین جرگہ میاں بیوی کے درمیان اصلاح کے کوشش کرتے ہیں لیکن جب ناکام ہو جاتے ہیں تو ان کے درمیان طلاق یا خلع کا فیصلہ کرلیتے ہیں۔جو شریعت کے سراسر خلاف ہے۔اس لئے کہ خلع وطلاق کا اختیار صرف میاں بیوی کو ہے۔جرگہ کو اس میں مداخلت کا شرعاً کوئی حق نہیں (34)۔

فوجداری مقدمات میں "جرگے" کا کردار:-

فوجداری مقدمات سے مراد وہ نزاعات ہیں جن کا تعلق انسانی جسم سے متعلقہ جرائم کے ساتھ ہو۔گو کہ فقہِ اسلامی میں فوجداری مقدمات کی تعبیر فقہ ِجنائی سے کی جاتی ہے۔کیونکہ جنایت کا لغوی معنیٰ مطلق جرم ہے۔جب کہ فقہ اسلامی میں اس سے مراد ہر وہ ممنوع وحرام کام ہے جو انسانی جان یا اس کے اعضاء کو ضرر دینے کا باعث بنتا ہو(35)۔

اسی طرح جنایت کی یہ تعریف بھی کی جاتی ہے کہ "ہر وہ فعل جس کے کرنے پر دنیا وآخرت میں قصاص یا عذاب واجب ہوتا ہو"۔گویا اراکین، قتل بمعہ تمام اقسام زنا، چوری، زخم اور تہمت کے مقدمات میں فریقین کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں اور ان کی دلی رنجشوں کو ختم کرتے ہیں۔

شرعی نقطہ نظر:-

اگر اراکین جرگہ عاقل، بالغ اور صاحب بصیرت لوگ ہوں اور ان کا فیصلہ شریعت سے متصادم نہ ہو تو اس کو نافذ قرار دیا جائے گا۔البتہ اگر ان کا فیصلہ قرآن وحدیث کے خلاف ہو تو اس کو رد کیا جائے گا۔

فوجداری مقدمات میں چند غیر شرعی فیصلے:

ضلع مہمند میں جرگہ کے ذریعے فوجداری مقدمات کے بعض فیصلے ضلع مہمند کے عرف پر کئے جاتے ہیں جو سراسر غلط اور شریعت کے خلاف ہیں۔جن میں بعض کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

قصاص کی صورت میں جرگے کا فیصلہ:-

ضلع مہمند میں جرگہ اراکین بعض اوقات قصاص کے حوالے سے بھی فیصلے کرتے ہیں۔جو شرعاًان کا حق نہیں بنتا۔اس لئے کہ قصاص میں حکم کرنا قاضی کا کام ہے کہ وہ پورا اطمینان کرلے اور اس کے بعد اس پر حکم جاری کرے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جرگہ کے اراکین کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ حکم نافذ کرسکیں۔جیسا کہ صاحب **ہدایہ** فرماتے ہیں کہ ولا يجوز تحكيم فی الحدود والقصاص لانه لا ولاية لهما على دمهما ولهذا لا يملكان الاباحة فلا يستباح برضاهما"-36 ترجمہ:"حدود وقصاص میں تحکیم (جرگہ) جائز نہیں اس لئے محکمین کو اپنے آپ پر(مارنے کا)اختیار نہیں اس وجہ سے وہ اپنا خون مباح نہیں کرسکتے کہ ان کے رضامندی سے مباح ہوجائے"۔

اراکین جرگہ کا لڑکے اور لڑکی کو قتل کرنے کا فیصلہ:-

ضلع مہمند میں زنا کی صورت میں اراکین جرگہ یہ فیصلہ صادر کرتے ہیں کہ لڑکی اور لڑکے کو ان کے خاندان والے خود قتل کریں گے۔ تاکہ بعد میں ان کو کوئی طعنہ نہ دے۔ اسی طرح اگر لڑکا لڑکی، کہیں دور بھاگ کر شادی کر لیں، تو ان کو بھی قتل کیا جاتا ہے اور ان کے معاونین کو بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ حالانکہ شریعت مطہرہ میں ہر کسی کو اپنی حدود پر رہ کر فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کسی کو قتل کرنا یا کوڑوں کی سزا جاری کرنے کا اختیار قاضی کے پاس ہے۔ اس کی شرائط کافی سخت رکھے گئے ہیں۔ شریعت کافی حد تک انسان کو موت سے بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ لہٰذا جرگے کا اس قسم کے فیصلے کرنا شریعت کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان کی حدود قرآن وحدیث میں منقول ہیں[37]۔

نوٹ:- یہاں پر ضلع مہمند میں ہونے والے فیصلوں کا ذکر بطور "مشت نمونہ خروارے" کیا گیا ہے۔ اس میں نمونے کے طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ بعض فیصلے شریعت کے موافق نہیں ہوتے تو وہ ناجائز ہیں۔ البتہ زیادہ تر فیصلے شریعت کے موافق ہوتے ہیں اور ان فیصلوں کا لوگوں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ضلع مہمند کے لوگ جرگہ اراکین کو بہت قدر کے نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی سعی وکوشش سے بڑی بڑی دشمنیاں، دوستیوں میں تبدیل کرتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

اس آرٹیکل کے شروع میں جرگہ کی ضرورت واہمیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر جرگہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان ہوئی ہے۔ اس کے بعد جرگہ اور صلح میں نسبت اور جرگہ و صلح سے متعلق چند مصطلحات مذکور ہیں۔ اسی طرح جرگہ کی مشروعیت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان ہوئی ہے۔ پھر جرگہ کے فضائل کا ذکر ہے اور اس کے بعد ضلع مہمند کے رسم و رواج میں جرگے کا کردار اور طریقہ کار لکھا گیا ہے۔ پھر جرگے کی مختلف صورتوں کا بیان ہے، اور اُن مقدمات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں جرگہ اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر عائلی مقدمات، فوجداری مقدمات اور دیوانی مقدمات وغیرہ۔ اور اُن مقدمات میں جرگہ کے ذریعے ہونے والے، شرعی اور غیر شرعی فیصلے بیان ہوئے ہیں۔

حواشی وکتابیات

1 سورۃ النساء:128

2 الزیلعی، فخر الدین، عثمان ابن علی متوفی: 743ھ، تبیین الحقائق فی شرح کنز الدقائق، مکتبہ العلمیۃ بیروت لبنان: 5/ 468-496۔

ابن القیم الجوزیہ (متوفیٰ:851ھ) دار الفکر بیروت، لبنان:1/107-108

3 مولوی نور حسن مرحوم، نور اللغات، طبع اول:1989، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ص:1075

4 فرہنگ انندراج فارسی زبان کی لغت ہے جو شمالی ہندوستان کے حکمران "مہاراجہ آنند گجاپاتی راج" کے دور حکومت میں اس کی ایک خادم (جس کا نام محمد پاداش سید المعروف بہ میر منشی) نے اس کی دور حکومت (1888 تا1892) میں مکمل کیا۔(http:www.iranicaonline.wrg/articles/farhang-e-anandraj)

5 حاجی پردل خان خٹک، پشتو اردو لغت، طبع1990، پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی ص:606

6 محمد فیض داد، جرگہ تاریخ کے آئینے میں، مترجم موسیٰ خان، مطبع وسن ندارد، ادارہ استحکام پاکستان لاہور، ص16

7 پشتون رابطہ، خصوصی اشاعت20122، عکاس پرنٹنگ پریس پشاور، ص:10

8 شاہ سوار خان ممہ خیل مروت، حاجی عبد المجید خان کا بیٹا ہے۔ ان تعلق مروت قوم سے ہے۔ سکونت سرائے نورنگ میں ہے۔ موصوف اور اس کا والد مقامی جرگوں میں شہرت رکھتے ہیں۔

9 شاہ سوار خان ممہ خیل مروت، جرگہ، طبع اول، مارچ:2008، دانش پرنٹنگ پریس پشاور

10 الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، وزارۃ الاوقاف والشئون الاسلامیۃ الکویت، طباعۃ ذات السلاسل الکویت، مادۃ الصلح:27/323 الفیروز آبادی، مجد الدین، محمد بن یعقوب (متفوفیٰ:817ھ)، القاموس المحیط، مکتبۃ دار الحدیث القاہرۃ، طبع 2008، ص 939۔

11 الموسوعۃ الفقہیۃ، مادۃ، صلح:27/323، الحصکفی، محمد ابن علی (المتوفیٰ:1088)، الدر المختار مع رد المحتار، مکتبہ امدادیہ ملتان:12/288

12 سلیم رستم باز اللبنانی (المتوفیٰ:1338ھ)، شرح المجلۃ، المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ، مادہ (1531)، ص827

13 سورۃ الحجرات:10

14 علی حیدر (متوفی:1253ھ)، درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام، المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ، مادہ(1790):4/578

15 شرح المجلۃ رستم باز، مادہ(1532-1534)، ص:828

16 سورۃ الحجرات: آیت نمبر10، 9۔

17 علامہ جصاص، ابو بکر، احمد بن علی الرازی، المشہور بجصاص 305ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے، اپنے دور کے امام الاحناف تھے۔ ان کے تصانیف میں سے مشہور احکام القرآن، شرح مختصر کرخی، شرح الجامع الکبیر، شرح مختصر طحاوی اور کتاب اصول فقہ ہیں۔ آپؒ کی وفات370ھ ہے۔
(ڈاکٹر محمد سید حسین ذہبی، التفسیر والمفسرون، طبع وسن ندارد، مکتبہ وہبۃ القاہرہ:2/323)

18 سورۃ البقرۃ آیت نمبر:182

19 علامہ ابن العربیؒ کی کنیت ابو القاسم، نام ولید بن عبد اللہ بن عباس قرطبی ہے، قرطبہ کے ایک فصیح و بلیغ واعظ اور خطیب گزرے ہیں۔ 90 سال کی عمر میں 449ھ کو وفات پا گئے۔ (شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام، تحقیق ڈاکٹر بشار عواد معروف، طبع اول 2003ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت:9/743)

20 ابن العربی، القاضی محمد بن عبد اللہ، ابو بکر، المالکی، احکام القرآن، طبع سوم 2003ء، تحقیق و تعلیق محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان:1/105

21 آپ کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری ہے۔ 194ھ کو بخاریٰ میں پیدا ہوئے اور وہ 10 سال کی عمر میں حفظ حدیث شروع کی۔ بڑے بڑے شیوخ سے مکہ، مدینۃ، بخاریٰ، بلخ، مصر، شام وغیرہ میں علوم حاصل کئے۔ 256ھ کو بغداد میں وفات پا گئے۔ (شمس الدین ابو عبد اللہ، محمد بن احمد بن عثمان قائماز، سیر اعلام النبلاء، طبع اول، 1427ھ، دار الحدیث القاہرۃ: 79/10)

22 البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح البخاری، مکتبہ دار طوق النجاۃ دمشق، طبع اول، 1422ھ، حدیث نمبر 2693:3/183۔

23 محمد ابن عیسی، الترمذی، السنن الترمذی، طبع ندارد، سن 1954، مکتبہ دار احیاء التراث بیروت، حدیث نمبر:1352

24 سورۃ النساء:114

25 قرطبی، شمس الدین، الجامع لاحکام القرآن، طبع دوم، سن 1964ء، دار الکتب المصریہ، قاہرہ، 5/385-384

26 ابو داود، سلیمان بن داود طیالسی، مسند ابی داود الطیالسی، طبع اول، 1999، مکتبہ دار الہجر مصر:1/491

27 احکام القرآن، القاضي محمد ابو بکر بن ابن العربي المالکي:1/16

28 ضلع مہمند خیبر پختونخوا پاکستان کا ایک ضلع ہے جس کا رقبہ 2296 مربع کلو میٹر ہے۔ اور 2017ء مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی 474345 تھی۔ اس ضلع کو قیام پاکستان کے بعد 1951ء کو ایجنسی کی حیثیت دی گئی جو سابقہ فاٹا کا ایک حصہ تھا۔ اور 2018 کو ختم ہو کر ضلع کی حیثیت دی گئی۔ ضلع مہمند کے بڑے اقوام حلیمزئی، ترکزئی، بائزی اور خویزی ہیں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر غلنئی ہے۔ اس میں کل آٹھ تحصیل اور تین سب ڈویژن ہیں ضلع مہمند کے مشرق میں چارسدہ، شمال مشرق میں ضلع ملاکنڈ ہے۔ مغرب کی طرف افغانستان، جنوب کی طرف ضلع خیبر اور جنوب مشرق کی جانب ضلع پشاور جبکہ شمال کی طرف ضلع باجوڑ واقع ہے۔ (سیال مومند، میراجان، مومند بابا، سن اشاعت 1979-6-21، ص 112، 110، ضلع مہمند کے محکمہ شماریات سے انٹرویو بمقام غلنئی۔ بتاریخ 2023-8-18ء۔ زبانی انٹرویو سینئر صحافی تاج محمد حیران بمقام آٹو خیل مہمند بتاریخ 2023-8-20)

29 زبانی انٹرویو ملک حاجی بخت شیر بمقام آٹو خیل مہمند بتاریخ 2023/8/3

30 المرغینانی، الفرغانی، علی بن ابو بکر، الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی، طبع وسن ندارد، مکتبہ درر احیاء التراث، العرب بیروت لبنان:3/108

31 سورۃالنساء:35

32 مفتی محمد شفیع صاحب، تفسیر معارف القرآن،مارچ2001ء،مکتبہ ادارہ معارف،دارالعلوم کراچی:2/404

33 السرخسی، شمس الائمۃ، محمد بن احمد بن ابی سہل،المبسوط،بدون طبع،1993ء،مکتبہ دار المعرفہ،بیروت:16/111

34 الہدایہ،باب الطلاق،2/378،باب الخلع:2/413مکتبہ رحمانیہ

Irfan Ahmad Saeed, The Pakistan penal code, chapter XVI, page: 323, Irfan law book House Lahore 1999

36 الھدایہ:3/104

37 النور:2